

نمازوں کے بعد دعاء

قرآن و سنت، اجماع و تعامل خیر القرون، عہل سلف صالحین
و ائمہ مجتهدین، نصوص فقہاء کرام و اکابر عظام

اور
مروجہ طریقہ

www.ahlehaq.com

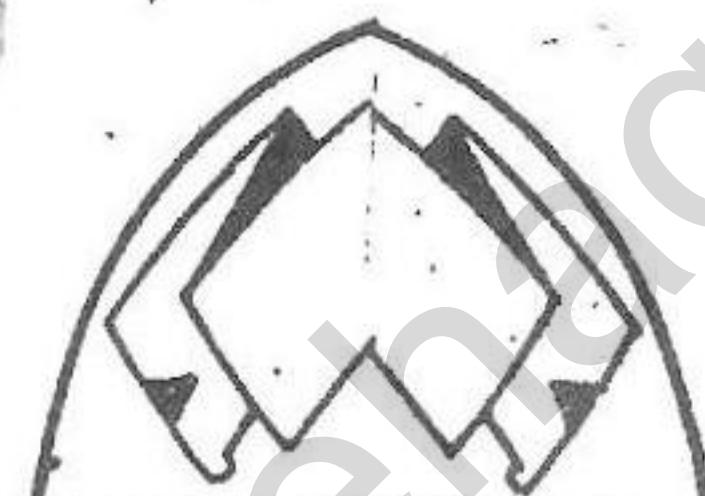
تألیف

فقیہ العصر مفتی عظیم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب رامنگر کشمکشم

الر شہد



فَلَمَّا وَجَدُوا مُوسَىٰ أَنَّهُ مُرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ لِيُنذِّرَهُمْ وَأَنَّهُ أَنْذِرَهُمْ مِّنْ أَنفُسِهِمْ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ اتَّخَذُوا مُعْصَيَةً



زُبُرَةُ الرَّحْمَنِ

ف

بُحْكَمُ الدُّرْقَاعِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

يقم ذالجحد منك الجحد قال وحد شئ كعبه ان صحبياً حدثه ان محمد صلى الله عليه وسلم كان يقوله عن الصلاة من صلاة (نساف)

باب صفة الصلوة وما يتعلّق بها

- (١٤) عن ثوبان رضي الله تعالى عنهن النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا راده يضرف اخذ بيدي يوماً ثم قال يا معاذ والله اني لا حبّك فقال معاذ باني انت واخي يا رسول الله من صلوة استغفر لاث مرات ثم قال اللهم انت السلام الم (رواية ابو داؤد)
- (١٥) عن زيد بن ارقم رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول (صلى الله عليه وسلم) وانا والله احبك او صيك يا معاذ لا تن عن في در كل صلوة ان تقول اللهم اعني على ذكرك وشكوك وحسن عبادتك قال واوصي بين لك معاذ في در كل صلوة اللهم ربنا ورب كل شيء انا شهيد انك الرب لا شريك لك اللهم ربنا ورب الصنائع واوصي الصنائع ابا عبد الرحمن الحبلي واوصي ابو عبد الرحمن عقبة بن ابي شئ انا شهيد انك محمد عبد الله ورسول الله عقبة بن ابي شئ انا شهيد انك العبد كلهم مسلم هذ احاديث صحيح على شرط الشعيبين ولم يخرجها وقال الذي في التلخيص على اخوة اللهم ربنا ورب كل شيء اجعلني خلصا لك واهلى في كل ساعة من الدنيا والآخرة يا شرطهما (مستند ٢٤٣ ج ١) وآخر حجرة ابو داؤد والنمساني وصححة ابن حبان .
- (١٦) عن المغيرة بن شعبة رضي الله تعالى عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا فرغ من الصلوة وسلام قال لا الا الا الله وحده لا شريك له الملاع وله الحمد وهو على كل شيء وقد يزير اللهم امام لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذالجحد

- (١٧) عن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اقرأ الموزات در كل صلوة (رواية ابو داؤد)
- (١٨) في مستند الامام احمد وسنن ابن ماجة وكتاب ابن السنف عن ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اضطر اليه سببها قال اللهم اني اسألك عدما نافعنا
- (١٩) اولاً متفقلاً ورزقاطياً (كتاب الادخار للنورى)
- (٢٠) وعن ابي عباس رضي الله تعالى عنهما فاذ افرغت فانصب يقول فاذ افرغت ما
- (٢١) عن ابي عباس رضي الله تعالى عنهما فاذ افرغت فانصب له (تفسير ابن جرير الطبرى)
- (٢٢) عن انس رضي الله تعالى عنه ما اصلح رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن الاقال حلين اقبل عليهما بوجهه اللهم افي اعوذ بك من كل عمل يحيى واعوذ بك من كل صاحب يؤذني واعوذ بك من كل عمل يحيى واعوذ بك من كل فقر يشفي واعوذ بك من كل غنى يطغى (رواية البزار والبزار)

- (٢٣) عن انس رضي الله تعالى عنه ما اصلح رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن الاقال حلين اقبل عليهما بوجهه اللهم افي اعوذ بك من كل عمل يحيى واعوذ بك من كل صاحب يؤذني واعوذ بك من كل عمل يحيى واعوذ بك من كل فقر يشفي واعوذ بك من كل غنى يطغى (رواية البزار والبزار)
- (٢٤) عن علي رضي الله تعالى عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سلم من الصلوة قال اللهم اغفر لي ما قلت و ما اخترت وما اسررت وما اعلنت وما اسررت و انت اعلم به صحي انت المعلم والمؤخر لا الا انت (رواية ابو داؤد)

زبدة الكلمات

- (٢٥) عن عبد الرحمن بن عثمان رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من
- (٢٦) العميل لا الا الله مخلصين له الدين ولو كره الكفرون (رواية مسلم)

قال العلامة الشاھ محمد انور قدس سرہ نعم اصل سنۃ الدعاء يحصل بغیر فرم الید
 اذن النقل في الرفع بعد الصلوة وإنما الرفع كما في السنۃ تحصل سنۃ به وبغیره فلا سبیل
 تبیین من رفع ولا الى تجھیل من ترك وام الامور المحدثة من عقد صورۃ الجماعة
 الاعباء بجماعۃ الصلوۃ والانکار على تارکها ونصبے امام ثرا تھام به فيه وغير ذلك من قلة
 الامر وكثرة الجھل والجھاء اما مفترطا ومفترطا والله الموفق المصوّب
 (النفاذ المرغوب للمسفتی کفاية الله رحمه اللہ علیہ)

مالکیہ :

٥) كره مالک رضی اللہ عنہ وجماۃ من العماء (لمۃ المساجد والجماعات الدعاء بعد
 الصلوات المكتوبۃ جھر الحاضرین الخ (امداد الفتاوی ص ١٧٢)

٦) وقد اکثر الناس في هذه المسألة اعنی دعاء الامام عقب الصلوة وتأمین الحاضرین
 لدعائے وحاصله ما الفضل عن الإمام ابن عوفة والغیرین ان ذلت ان كان على نسبة
 انت من سنۃ الصلوۃ وفضائلها فهو غير جائز وان كان من السلامۃ من ذلك فهو باقٍ على
 اصل الدعاء والدعاء عبادة شرعیة فضائلها من الشرعیۃ مطہوم عظامہ (امداد الفتاوی ص ١٧٣)

شافعیہ :

٧) فتیم المعید مع المتن ویسیں ذکر دعا سڑا عقبہا ای) الصلوۃ ای) سیں الاسرار
 المفترض واماوم وامام لحریر وتعلیم الحاضرین ولا تأمینهم للداعی ربہ بسماعہ
 (امداد الفتاوی ص ١٧٤)

٨) فی شرح العیاب لابن حجر وفتواہ الکبری ویسیں للمصلی اذا كان منفردًا
 امام واماوم کما في المجموع عن النصر بعد السلام عن الصلوۃ اکشار ذکر الله تعالی
 الدعاء سڑا للاخبار الصیحۃ لكن قال الاستوی الحق انہ یسیں للامامان خیصر فی
 الدعاء بحضور المأمورین فاذ النصر فرواطولے (امداد الفتاوی ص ١٧٥)

نایلہ :

٩) قال الشیخ المنصور بن ادریس الخلیل فی شرح الانقام مع المتن یسیں ذکر
 الدعاء والاستغفار عقب الصلوۃ المكتوبۃ (الی ان قال) ویدعو الامام بعد فرج و
 ان میارت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں "اواماما" کا لفظ رکھ گیا ہے۔ ارشید احمد

قال قبل ان ینصرف ویشی رجلیہ من صلوۃ المغرب وصیح لا اله الا الله وحدہ لا شريك له الم
 عشرہ رات الخ (رواہ احمد)

٢٥) كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلی الصبح وهو ثانٌ (رجلیہ يقول سبحان الله
 وسبحانه واستغفرالله انه كان توابا سبعين مرّة ثم يقول سبعين بسبعين ائمۃ الحديث).

(رواہ الطبرانی فی الكبیر)

او پر کی تین حدیثوں میں حمد و شکا کا بیان ہے جو افضل تین دعاء ہے۔

قال صلى الله عليه وسلم خير الدعا دعاء يوم عرفة وخير ما قلت انا والنبيون من قبلی لا الله
 الا الله وحدہ لا شريك له له الملائک وله الحمد وله علی كل شی عقاید رواہ مالک والتزم ذی ف
 الحمد وغيرهم شرح النقایۃ للقاری وقيل لابن عینیۃ هذَا شاد فلم سماحة رسول الله صلى الله علیہ
 وسلم دعا فقال الشناء علی الکرید دعا لانہ یعرف حاجتہ فتھم قلت یشیر بھذلیخ خبر من
 شنیلہ ذکری عن مسالیتی اعطیتے افضل ما اعطی السائلین ومنہ قول امیة بن الحصیل
 فی ملح بعضاً الملوک۔

١١) ذکر حاجتی ام قد کفافی
 کفاف من تعرضك الشناء
 اذا اشفيتی المرء يوما

(رد المحتار ص ٢٧.١٩)

١٢) ان الله تعالى کرہ لكم ثلاثة اللغو عند القرآن ورفع الصوت في الدعاء والتحسر
 فی الصلوۃ (عبد) عن عیین بن کثیر مسلم (١٧٣) (الجامع الصغير ص ١٧)

عبارات فقه

حنفیہ :

١) اذا دعا بالدعاء المؤثر جھرا ومحض معه القوم اليهذا يتعلّمون الدعاء لا يأس به و اذا

تعلموا حینیشیں یکوت المجهر بدلعة (ہندیہ ص ٢٣ ج ٤) سیانیۃ بهامش العندیۃ ص ٢ ج ٢)

٢) واعظید عوائلک اسبوع بلدعا مسنون جھر التعليم القوم ویخافتة القوم اذا تعلّم
 القوم خافتھو وبدعة (بزاریہ علی هامش العاملگیریہ ص ٢٣ ج ٢)

٣) ویستحب للعامم (الی) وان یستقبل بعدہ الناس (الی) شرید عون (النفسہم)

والمسالمین رافعی ایدیام ثم یسخون بھا وجوہهم فی آخرہ (نور الانضاح)

احسن الفتاوى حلقة

१६

- ۴۔ مسٹر نظریہ یہ سمجھے کہ امام مقتدیوں کی موجودگی میں (انفراداً) مختصر دعا کرنے جب مقتدی پلے جائیں تو طویل دعا کر سکتا ہے (العبارة الثامنة) لیکن آج کل معاملہ بالکل بر عکس ہے مقتدیوں کے سامنے تو بہت لمبی چوری دُعائیں ہوتی ہیں مگر چوں بخلوت سے روند؟

- ۴ دعاء میں امام اور مقتدیوں کا آپس میں تعلق رکھنا خواہ دعا آہستہ ہی کریں اسکا کسی حدیث سے کوئی ثبوت نہیں۔

- ۸ امام کے ساتھ ملکر دعا کرنے کی رسم خواہ ستر آ ہو یا جرا بیدعت ہے جو قلتِ ختم
جمل سے پیدا ہوئی ہے اور جہاں کی افراط ہے۔ (العیارۃ الرباعۃ والخاتمة)

- ۹) اگر امام اس نیت سے جزاً دعا کرتا ہے کہ لوگ ذعا کے کلام سُن کر یاد کریں تو اس میں پھر حرج نہیں، جب لوگ دعا یاد کر لیں تو جبرا بدعست ہے۔ (العبارة الاولی والثانیة)

- ۱۔ بعض مالکیہ نے فرض کے بعد امام کے ساتھ اجتماعی دعاوں کو اس شرط سے جائز کہا ہے کہ اس کو نماز کی سنن و فضائل میں سے نہ سمجھا جائے، اگر نماز کی سنن و فضائل میں شامل کا حل تابع تو بالاتفاق مائر نہیں (العتارۃ السادسة)

- یہ روایت محمد صاحب ندیم امام مالک اور آپ کے صحابہ جم جم اللہ تعالیٰ کی اس نص کے

- شافعیہ کے باں امام کا حجر اور عارک ناخلاف صفت ہے، البتہ محدثوں کی تعلیم کا تائیرم ⑪

- مقصود ہو تو جائز ہے، پس اسکو میکہ اسکو مستون سمجھنے کا خطرہ نہ ہو (العبارتہ السادسة والساپتہ)
عبارت ثالیۃ و تاسعہ سے دعا میں امام اور مقتدیوں کا آپس میں رابطہ رکھنا ابتدئ نہیں ہوتا۔
دعا و مرتوج کا بجز یہ:

- ۱) عوام اسے سنن صلوٰۃ میں سے سمجھنے لگے ہیں۔

- ۲) اس کا اس قدر التزام ہونے لگا ہے کہ تارک کو ہدف ملامت بتایا جاتا ہے۔ اگر کوئی امام اس طریقہ پر دعا نہ کرائے تو اس سے امامت سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔

- ۳۔ اخفار کی افضلیت پر اجماع کے باوجود جہری پراصرار کیا جاتا ہے۔

- ان وجہ کی بنا پر نمازوں کے بعد عام مساجد میں دعا، کامروجہ طریقہ ختم کرنا چاہئے۔ اور علماء کو اس طرف زیادہ توجہ مبذول کرنا چاہئے۔ شافعیہ و بعض ماکہیہ نے جو بعض شرائط سے اجازت دی ہے

عصر لحضور الملائكة فيهم فیؤمّنون على الدعاء فيكون أقرب للإجابة وكذا أين عمّا بعد غيره
من الصلوات لأنّي من أوقات الإجابة أدبار المكتوبات (الى قوله) ويكره الإمام استقبال
القبلة بل يستقبل المأمورين لما تقدم اندر يحرف اليهم اذا سلم وليم الداعي في الدعا
ويكره ثلاثة اذان نوع من الالحاد والدعا مسراً افضل منه يهمنا قوله تعالى ادعوا
ربكم تضر عاً وخفيةً لأنها اقرب الى الاخلاص قال يكره رفع الصوت به في الصلاة
وغيرها الا للحاج فان رفع الصوت له افضل لحل بيث افضل الحاج العجم والنجف -

(الحادي عشر ١٧٥)

مذکورہ بالا روایات و عبارات سے امور ذمی ثابت ہوئے۔

- ۱) فراض کے بعد ادعیہ داذکار روایات صحیحہ صریحہ کشیرہ سے ثابت ہیں۔ حضرات نقہار رحیم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ظہر، مغرب اور عشاء میں امام فراض کے سلام کے بیان مذکون کے لئے کھڑا ہو جائے، تاخیر مکروہ ہے، ان کے ہال روایات مذکورہ کی دو توجیہیں ہیں:-

۲) یہ روایات فجر و عصر سے متعلق ہیں۔

- ۲) فرائض کے بعد کی سنن و نوافل کا حکم فرائض کے جبرا نقصان کے لئے ہے، اسے
یہ محقق بالفرائض ہیں، لہذا درالمکتبات سے مع المحتات مراد ہے، یعنی سنن و نوافل کے بعد۔
بہر کیف فرائض کے بعد ذکر و دعا سے متعلق استقرار دایات ہیں کہ اس کے انکار کی کوئی
گنجائش نہیں۔

- ۲ دعا، بعد الفرائض میں رفع یدین بھی ثابت ہے، اگرچہ اس سے متعلق بعض روایات میں ضعف ہے مگر اولاً فضائل میں عمل بالضعیف بھی جائز ہے۔ ثانیاً اسے دوسری روایات سے اختصار حاصل ہے۔ ثالثاً مطلق دعا، میں رفع یدین احادیث صحیحہ نے ثابت ہے اور کلیہ میں دعا، بعد الفرائض بھی داخل ہے (اس کے رجوع کی تفصیل ضمیمه میں ہے)

- ۳) دعا، بعد الفرانش میں رفع یہین کے فاصل اور تارک میں سے کسی پر بھی اعتراض اور ملامت جائز نہیں۔ (العارة والراجحة)

- ۲) ظہر، مغرب اور عشایر میں امام فرانس کے سلام کے بعد منتوں کے لئے کھڑا ہو جائے؛ الْهَمَّاتُ السَّلَامُ سے زیادہ تاخیر مکرر دہی ہے۔

- ۵ دعا میں اختوار بالاتفاق زیادہ افہمنی سے اور اس صورت میں امید قبول زیادہ ہے۔

ظاہر ہے کہ وہ بھی مقيّد بالسلامۃ من القباعم المذکورہ ہے، التزام کی وجہ سے تو امر من ووب مستحب بھی واجب الترک ہو جاتا ہے پھر جائیکہ جس کا کوئی ثبوت ہی نہ ہوا وہ بھرا سے نماز کے متعلق میں شمار کیا جانے لگے۔ اس لئے ائمۃ مساجد پر لازم ہے کہ جہر کی رسم کو قبول کلیخ ختم کر دیں اور اجتماعی اسراری دعا سے متعلق بھی مقتدیوں کو یہ تبلیغ کرتے رہیں کہ یہ طریقہ سنت سے ثابت نہیں۔ اس لئے اسکا زیادہ اہتمام نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ ائمۃ حضرات کبھی بھار علاً بھی اجتماعی دعائیں ناغہ کر دیا کریں تاکہ ہم کے ذہن سے اس طریقہ کی سنتیت کا خیال نکل جائے، مگر عملی اقدام سے قبل بطریقی احسن ملاحظت اور زرمی سے لوگوں کو مسئلہ کی حقیقت سمجھائیں اور خوب ذہن نشین کرائیں تاکہ انتشار و فتنہ کی صورت پیدا نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ عالم

الحق :

روایاتِ ذیل سے اجتماعی دعا کے ثبوت کا اشتباہ ہو سکتا ہے:

① من ادب الـ عـ اـ تـ اـ مـ يـ نـ الـ دـ اـ عـ وـ الـ مـ سـ تـ مـ ، خـ مـ ١ـ ، سـ (حسن حـ صـ ٥ـ)

قوله تعالیٰ قد اجیبت دعوتكما کے تحت کتب تفسیر میں ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کیا۔

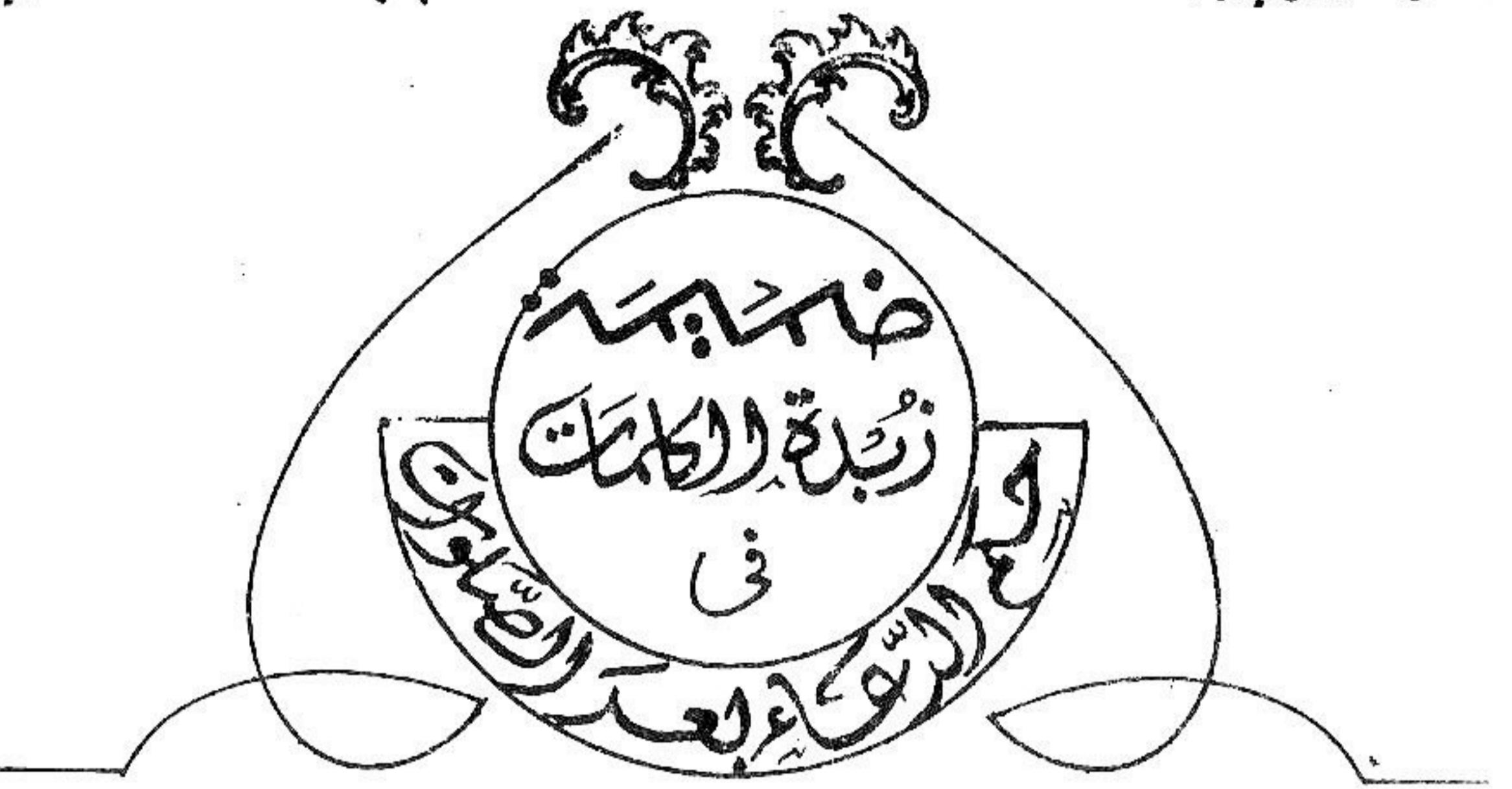
③ حضرت سعد بن ابی و قاص اور حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے غزوہ احد میں اس طرح دعا فرمائی کہ پہلے ایک لے دعا کی اس پر دوسرا نے آمین کی، پھر دوسرا نے دعا کی اس پر پہلے نے آمین کی۔

④ لا يجتمع ملائكة عو بعضاهم ويؤمن بعض الا اجا بهم الله (تخيص الذريبي مع المستدرك ص ٢٧٣)

ان روایات کا نماز کے بعد والی دعا سے کوئی تعلق نہیں، یہ سب اس صورت سے متعلق ہیں کہ کوئی شخص دعا کر رہا ہو اتفاقاً کسی دوسرا نے سُن لی تو وہ اس پر آمین کے، نماز کے بعد تو ہر شخص کے لئے موقع دعا ہے، پھر ہر شخص کا مقصد الگ ہوتا ہے، ہر شخص اپنے مقصد کے لئے دعا میں مشغول ہو گا تو دوسرا کی دعا پر آمین کیسے کہے گا؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ پانچ بار علانیہ باجماعت نماز ادا فرماتے تھے، اگر آپ نے نماز کے بعد کبھی اجتماعی دعا فرمائی ہوتی تو اس کو کوئی مستفسس تو نقل کرتا، مگر ذیخرہ حدیث میں اس کا ہمیں نہیں ملتا، اگر اس کا استحباب تسلیم بھی کرنیا جائے تو التزام ہر صورت برعمت ہے، وفقنا اللہ العجیب لما یحب ویرضی، فقط واللہ تعالیٰ عالم،

(رضیمہ تتمہ میں) ۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ



سوال : آپ نے احسن الفتاوى جلد سوم ص ٦٧ پر بحوالہ مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ ایک روایت نقل کی ہے؟

عن الاسود العامري عن ابي رضي الله تعالى عنه قال صلیت مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم الفجر فلم اسم احرف ورفع يديه ودعى الحديث

(مصنف ابن ابی شیبہ)

حالانکہ مصنف ابو بکر علیہ دوم مطبوعہ مکتبہ امدادیہ مکتبۃ المکرمۃ میں یہ روایت ان حرف تک ہے و رقم یدیہ و دعا کے الفاظ موجود نہیں ہیں، حالانکہ آپ کا مستدل یہی الفاظ ہیں، اہذا مہربانی فرما کر بتائیں کہ یہ روایت انہی الفاظ کے ساتھ مصنف کی کسی دوسری جملہ میں ہے؟ اور راگر کسی دوسری جملہ میں یہ زیادتی نہیں ہے تو اصل کتاب سے یہ الفاظ کیسے ساقط ہوئے؟ والسلام

الجواب بأسئلة وصواب

میں نے یہ روایت امداد الفتاوى اور زخاریس مرجوہ سے نقل کی تھی، مجموعۃ الفتاوى کا حوالہ بھی غالباً انفاس مرجوہ ہی سے نقل کیا تھا، اس وقت مصنف ابن ابی شیبہ دارالافتخار میں نہیں تھی اس کی طرف رجوع نہ کیا جا سکا، علاوہ ازین حضرت حکیم لامۃ الرحمۃ مولانا کفایۃ اللہ رحمہما اللہ تعالیٰ پر اعتماد کی بناء پر اصل کی طرف مراجعت کی ضرورت دوسری نہیں کی۔

آپ کا اشکال موصول ہوتا تو دارالافتخار کے عملاء کو تفتیش پر بھایا، انھوں نے تفتیش

مگر ان پانچ شواہد مذکورہ سے ثابت ہوا کہ موصوف سے نقل میں تسامح ہوا ہے جو حقیقت یہ کہ اس روایت میں ورفع یدیہ و دعا کے الفاظ نہیں۔

مزید شواہد :

۶) امامنسائی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی باب کے تحت اور کرتیں و سائط میں اسی مذہبے میں روایت ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں (سنن النساۃ حسنۃ السنن)

۷) وہذا نقل الامام البیهقی (حمد اللہ تعالیٰ سنن الکباری ج ۲ ص ۱۸۳) بیع شداد سے یہ حقیقت بلاغیار روز اوش کی طرح عیاں ہو گئی کہ اس روایت میں یہ الفاظ نہیں۔ حاصل یہ کہ استہانی کو شش کے باوجود اس روایت میں ورفع یدیہ و دعا کی زیادۃ کا کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ دعا بعد الفرائض میں رفع یدیں متعلق صرف یہی ایک روایت قابل اعتقاد تھی، اس میں بھی یہ زیادۃ ثابت نہ ہو سکی۔

رہایہ استدلال کہ مطاق دعا میں رفع یدیں بالاتفاق مستحب ہے اور دعا بعد الفرائض بھی اس کالیہ میں داخل ہے۔

یہ استدلال اس لئے صحیح نہیں کہ ادعیہ بعد المکتوبات کے بارے میں دو قسم کی روایاتیں:

۱) الفاظ مخصوصہ باuthorہ۔
ان میں رفع یدیں اس لئے صحیح نہیں کہ مواضع مخصوصہ کے لئے الفاظ مخصوصہ میں عدم رفع یدیں پر اجماع ہے۔

۲) وہ روایات جن میں در المکتوبات کو مواضع اجابت دعا میں شمار کیا گیا ہے ان میں یہ امر غور طلب ہے کہ جو عمل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ پانچ بار مسجد میں بہت بڑے مجامع میں علانیہ کیا ہو، اس کا روایات کثیرہ صحیحہ صریحہ سے منقول ہونا لازم ہے جو یہاں مفقود ہے، فانتفی المزدوم۔

لہذا ان روایات کا کوئی ایسا محمل قرار دینا لازم ہے جو کلیہ مذکورہ کے خلاف نہ ہو، اور وہ یہی ہو سکتا ہے کہ یہ اس موقع کے بارے میں ہے کہ جب کوئی ادعیہ ماثورہ سے ہٹ کر کوئی خاص حاجت طلب کرنا چاہے، وہ بھی اس شرط سے کہ دوسروں کے سامنے التزام نہ کرے تاکہ کسی کو اس کے مسنون ہونے کا خیال نہ ہو۔

ان روایات کے حاجت خاصہ کے بارے میں ہونے پر یہ حدیث بھی دلیل ہے:

کے مندرجہ ذیل تابع پیش کئے:

۱) یہ روایت انہی الفاظ کے ساتھ ان کتابوں میں موجود ہے، مجموعۃ الفتاویٰ بهماں خلاصۃ الفتاویٰ صفات ۱، امداد الفتاویٰ ص ۵۶۵ ج ۱، نفائس مرغوبہ ص ۹۳ و ص ۱۳۴ و ص ۲۵۵، معارف السنن ص ۱۲۳ ج ۳۔

۲) امداد الفتاویٰ اور معارف السنن میں مصنف ابن ابی شیبہ سے نقل کرنے میں کوئی واسطہ مذکور نہیں، نفائس مرغوبہ کے چار مواضع میں سے صرف ایک جگہ مجموعۃ الفتاویٰ کا واسطہ مذکور ہے۔

۳) مجموعۃ الفتاویٰ میں یہ روایت حضرت مولانا عبد الحی صاحب جمیع اللہ تعالیٰ نے خود نقل نہیں فرمائی، بلکہ آپ کے فتویٰ پر کچھ دوسرے علماء کے بھی دستخط ہیں، ان میں مولانا سید شریف حسین صاحب نے یہ روایت لکھی ہے۔

۴) حضرت مفتی جمیل احمد صاحب نے بواسطہ "رفع الیدين" محمد بن عبد الرحمن الزبیدی نقل کی ہے۔

۵) مصنف ابن ابی شیبہ کے باب ماذا یقول الرجل اذا انصرف میں یہ روایت نہیں ملی، باب من کان یستحب اذا سلمہ ان یقوم او یعنی حرف میں یہ روایت ہے اور وہ صرف اسی حد تک ہے جو آپ نے لکھی ہے۔

۶) مطابع ذیل کی مطبوعات کی طرف رجوع کیا گیا، سب کو متفق پایا:

۱) المکتبۃ الامدادیۃ مکہ المکرہ۔

۲) مطبعة الاقبال البرقية ملتان۔

۳) حیدر آباد دکن۔

۴) الدار السلفیۃ بمبئی۔

۵) ادارۃ القرآن کراچی۔

آخری تین مطابع میں سے ایک کی مطبوع اصل ہے، یقینہ دونے اسی کا چرخہ لے کر چھاپا ہے۔

تفقیش کے تابع بالا سے علوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالاسباب مصنفین نے یہ روایت نقل کرنے میں مولانا سید شریف حسین صاحب کی تحریر پر اعتماد فرمایا ہے۔

ابن الفتاوى جلد ۱

ذالجلال والأكرام -

عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم لم يجلس الا مقدار ما يقول الله انت السلام و منك السلام تبارك يا ذالجلال والأكرام -

عن سعيد بن جبير رحمه الله تعالى قال كان لنا اماما ذكر من فضله اذا سلم تقدم -

عن أبي بحاز رحمه الله تعالى قال كل ملوكه بعد هاتطوع فتحول الى العصا والفسر -

عن مجاهد رحمه الله تعالى قال اما المغرب فلا تدع ان تحول -

عن الحسن رحمه الله تعالى انه كان اذا سلم انحرف او قام سريعا -

عن ابن طاوس عن أبيه رحمه الله تعالى انه كان اذا سلم قام فذهب كما هو ولم يجلس -

عن ابراهيم رحمه الله تعالى انه كان اذا سلم انحرف واستقبل القوم -

عن جابر بن يزيد الاسود العامري عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال صلیت

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر فلما سلم انحرف -

ان عديا رضي الله تعالى عنه لما انصرف استقبل القوم بوجهه -

(مصنف ابن أبي شيبة ص ۲۳۲، ۲۳۳)

عن انس رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يزعم يديه في شيء من الدعاء الا في الاستسقاء (مصنف ابن أبي شيبة ص ۲۸۱، ۲۸۲)

وخرج عبد الرزاق رحمه الله تعالى :

ان ابا بكر رضي الله تعالى عنه كان اذا سلم عن يمينه وعن شماليه قال : السلام عليكم ورحمة الله ثم انقتل سأعتذر كأنما كان جالسا على الرضف -

كان ابوبكر رضي الله تعالى عنه اذا سلم كانه على الرضف حتى ينفعن -

عن ابن سيرين قال : قلت لابن عمر رضي الله تعالى عنهم اذا سلم الامام انحرف ؟

قال كان الامام اذا سلم انكشف وانفتحت معه -

عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه قال : اذا سلم الامام فليقيم والافلينحرف

عن مجلسه -

قلت ففيجزيه ان ينحرف عن مجلسه ويستقبل القبلة ؟ قال الانحراف

من كانت لها الى الله حاجة فليس لها دبر صلة مكتوبة (مصابح الظلام) كلية مذكورة سے اس خیال کا ابطال بھی ہو گیا کہ اس بارے میں مصنف ابن أبي شيبة کی روایت زین بحث کے علاوہ بھی ایک روایت ضعیفہ "زينة الكلمات" میں نقل کی گئی ہے اور فضائل میں ضعیف روایت بھی چل جاتی ہے -

"زينة الكلمات" میں رفع یہیں کے بارے میں دور روایتیں اور ہیں ، ثالثہ و رابعہ ، پہ دو نوں نوافل سے متعلق ہیں ، روایت ثالثہ میں اس پر یہ شواہد ہیں :

① دعاء بعد الفرض سے متعلقہ روایات کثیرہ صحیحہ کے خلاف ہے -
کلمیہ "دعاء بالفاظ مخصوصہ فی مواضع مخصوصہ میں عدم رفع یہیں" کے خلاف ہے -
② حدیث کے سیاق سے ثابت ہوتا ہے کہ شخص دوسروں کے سامنے افراد انماز پڑھ رہا تھا جس سے ظاہر ہے کہ نفل نماز تھی -

③ وبكل حال لا أقل من الاحتمال وهو كاف لابطال الاستدلال .
رواية رابعة مبنية على مثنى الرادة نافلة رخص ہے - والله سبحانه وتعالى أعلم
و شوال حمله

الروايات المزيفة

اخراج ابن أبي شيبة رحمه الله تعالى :

كان عبد الله رضي الله تعالى عنه اذا قضى الصلوة انقتل سريعا فاما ان يقوم واما ان ينحرف -

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال كان الاما م اذا سلم فما قال خالد انحرف -

عن ابي زيد قال صلیت خلف على رضي الله تعالى عنه فسلم عن يمينه وعن يساره ثم وثب كما هو -

قال عمر رضي الله تعالى عنه جلوس الاما م بعد التسليم بدعة -

كان ابو عبيدة بن الجراح رضي الله تعالى عنه اذا سلم كانه على الرضف حتى ينفع عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا سلم لم يقدر الا مقدار ما يقول الله انت السلام ومنك السلام تبارك يا

باید بعده ایجاد و مانع باش

ان روایات کی وجہ سے حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرستے ہیں کہ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں امام فرض کے سلام کے بعد جلدی سنتوں کے لئے اٹھ جائے، اللهم انت السلام الخ کی مقدار سے زیادہ تا خیر مکروہ ہے۔
نیز ان روایات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ فرض کے بعد کی دعاء میں رفع درس نہیں۔

الْمَكَانُ الْمُرْبَطُ بِهِ

قال العلامة الحموي رحمه الله تعالى : صرحت ابن الحجر (رحمه الله تعالى) بأن الاجتماع للداعم برفقه (الوابد) بداعته، أقول ما قال ابن الحجر هو المحق الذي لا مروية فيه فان تعرفيه اليه لست ملحداً في عليه (شرح الإشارة والنظائر ص ٢٣٦ ج ٢)

(٢) وقال الإمام مالك رحمه الله تعالى : في امام مسجد الجماعة او مسجد من
عشرة العتائل قال اذا سلم فليقيم ولا يقتضي الصلوات كلها (قال) واما اذا كان
الامام في السفر او امام في فناكه ليس بامام جماعة فاذا سلم فان شاء تدعي وان
شاء اقام (يعني اصلح) قال ابن وهب عن يوسف بن يزير ان ابا الزناد
اخبره قال سمعت خارجة بن زريل ابن ثابت يتعجب على الامامة فعودهم بعد التسلیم
وقال انت الامامة ساعة تسلم ثم تقطع هكذا منها ، قال ابن وهب وبلغني عن
ابي شهاب انهما السنة ، قال ابن وهب و قال ابن مسعود رضي الله تعالى عنه
عن عائشة الرضي عن النبي صلى الله عليه وسلم (من ذلك) قال وبالغنى عن ابي بكر الصديق رضي الله تعالى
ان كان اذا سلم لكان على الرضي حتى يقوم وان عمر بن الخطاب في اللiturgy
قال حاوسه بعد المسلا (الحديث رقم ١٣٦٧) (المحدثة ١٣٦٧)

۲۳ آنچوں میں سب سے مشہور بحث قاسم ابوالحاق ابراہیم بن موسیٰ شاہی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الاعتنصام" میں بحث تذکیرت ہے اس لوب بیان و تفہیم الیسی ایات

- ان یغرب او یشرق عن غیر واحد -

صلى جواهد خلف ابراهيم النخعى رحمة الله تعالى فلما ان سلم انحرف فقال:
لست من السنة ان تقعى حتى تقوم ثم تفعل بعد ان شاء الله -

ان سعیداً بن جبیر رحمه الله تعالى قال لبيت من السنة ان يقعد حتى يقوم فلما
تاماً قال حس، يغى شرق او يغري فاماً ان يستقبل القبلة فلا.

عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه انه كان اذا سلم قام عن مجلسه او انحرف

مشرقًا و مغارباً -

عن أبي البختري قال: إن عبيدة رضي الله تعالى عنه أخذ بيديه أذن صوت
المصعب بن الزبير رضي الله تعالى عنه وهو يقول لا إله إلا الله والله أكبر مستقيلاً
الفرات بعده، مسلماً عن الصلاة فقال عبيدة ما له قاتله الله نعذر بالبداء

عن عطاء رحمة الله تعالى مثله كان يجلس الاماً بعد ما يسلم واقول أنا : التسليم
الأنصاف ، وقد رأى ستعلج بنعله (مصنف عبد الرازق ص ٢٣٣ تا ٢٣٧ ج ٢)

وَأَخْرُجِ النَّسَاءَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى :

عن انس بن مالك رضي الله عنه قال قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخف الناس
صباوة في تمام قال وصليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان ساعة يساعر يقوم
ثم صليةت مع ابي بكر رضي الله تعالى عنه فكان اذا سلم وثبت مكانه كانه يقوم عن رضف
تف در ع ايلانه عيرف و خ المهدى دله افراد ، والله اعلم -

والمشهور عن أبي الفزحيٍّ عن مسروقٍ قالَ كَانَ ابْوَ بَكْرَ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَذْ اسْلَمَ قَاتِلَ حَالِسَرَ عَلَى الرَّضْفِ -

وَلِهُنَّ أَعْمَلُ عَلَيْهِنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ سَلَّمَ شَهْرَ قَاتِمٍ -

عن أبي الزناد قال سمعت خارجة بن زيد رحمة الله تعالى وقد يعيب على
الآئمة جلوسهم في صلواتهم بعد ان يسلمو ويقول السنة في ذلك انت يقظ
الامام ساعة نسلام -

ساعي بسط -
دعا عباده الشعور و ابا ابيه المخزع و حمها الله تعالى انهم ما كرهوا .

وَذِكْرُهُ مِنْ عَمَرٍ وَالْخُطَابُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ (السُّنْنُ الْكَبِيرُ ج ٢٨)

دل میں ارتقی چل جاتی ہے۔

بدعت کے بارے میں ایک تفصیل عرصہ سے میرے ذہن میں تھی جو کسی کتاب میں نظر نہیں گز ری تھی، مگر یہ حقیقت ایسی واضح ہے کہ اس کے لئے کسی تائید کی حاجت نہیں، اس لئے کتب میں تلاش کرنے کی طرف توجہ نہ دی۔

اچانک ”الاعتصام“ میں وہی تفصیل دیکھ بہت سستہ ہوئی، والحمد لله۔ امام شاطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”الاعتصام“ میں دعا بطریق مرجح کے بارے میں بھی اپنے مخصوص انداز میں سیر حاصل بحث فرمائی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات خلفاء، و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ارشادات اور اتنے تعامل سے اس دعاء کا بدعت ہونا ثابت کیا ہے، اسکے چند اقتباسات پہلیش کئے جاتے ہیں:

وقال مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فی المدحنة: انا سالم فلیقعم ولا یقعد الان یکون فی سفرا و فنا.

وقد نقل ابن بطال عن علماء السلف انکار ذلک والتشدد یہ فیہ علی من فعلہ بمافیہ کفاية۔

هذا ما نقله الشیخ بعد ان جعل الدعاء باشر الصلوٰۃ بھیئتہ الاجتماع دائمًا بدعة قبیحة واستدل على عدم ذلك بما في الزمان الاول بسنّة القيام والانحراف لأنّه مناف للدعاء لهم وتأمینهم على دعائة بخلاف الذكر ودعوا الإنسان لنفسه فان الانحراف وذهب انسان لحجته غير مناف لها.

ما ذلک الانکار علیهم من الأئمة فقد نقل الطرطوشی عن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ فی ذلك اشیاء تخدم المسألة فحصل انکار مالک رحمہ اللہ تعالیٰ لهافي زمانه وانکار الإمام الطرطوشی رحمہ اللہ تعالیٰ فی زمانه، واتبع هذى الصحابة وھن الصحابة ثم القراء قد عد ذلك من المبدع المکروهۃ على مذهب مالک رحمہ اللہ تعالیٰ وصلمه ولهم ينكروا علیہ اهل زمانه فیما نعلمہ مع زعمہ ان من المبدع ما هو حسن۔

ثُمَّ الشیوخ الذین کانوا بالاندلس حین دخلتها هذه البدعة حسبما یذکر بمحول اللہ قد انکروها، وکان من معتقدہم فی ذلك انه مذهب مالک

رحمہ اللہ تعالیٰ، وکان الناہد ابو عبد اللہ بن مجاهد وتمیذہ ابو حمیران المیرتلی رحمہما اللہ تعالیٰ ملتزمین لترکھا (الاعتصام ص ۲۵۲، ۲۵۳)

ان حضرات کے ہاں احادیث الانحراف الی المأمورین اس پر محول ہیں کہ مأمورین سے خطاب مقصود ہو کہا یاظہر من تلك الاحادیث۔

اور عند الاختلاف رحیم اللہ تعالیٰ فیرو عصر کے ساتھ مختص ہیں، ان دونوں نازوں کے بعد سنن نہونے کی وجہ سے ناز سے فارغ ہونے کے بعد امام کا اپنی جگہ جلوس جائز ہے بشرطیکہ قراءۃ اور اداء وادعیہ میں امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی رابطہ نہ رہے۔

حاصل کلام :

زبدۃ الكلمات مع ضمیمه میں مندرجہ تحقیقات کا حاصل یہ ہے:

- ① ناز کے بعد اجتماعی دعاء کا مروجہ طریقہ بالاجماع بدعت قبیحہ شنیعہ ہے۔
- ② دعاء بعد الفرائض میں رفع یہین نہیں، الان یہ دعا حیاناً الحاجۃ خاصۃ۔
- ③ امام مالک و امام طرطوشی اور ان دونوں کے اصحاب رحیم اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر نماز کے بعد فارغ ہوتے ہی فوراً امام کا اپنی جگہ سے بڑھ جانا لازم ہے۔

④ عند الاختلاف رحیم اللہ تعالیٰ بھی امام کا فیرو عصر کے سوانح نماز کے بینہ بینہ باہم تتفقانہ اور دعاء اللہ تعالیٰ انت السلام الخ سے زیادہ دیر پیٹھنا مکروہ ہے، اس دعاء میں نہ رفع یہین ہے زیاجماعیت امام و مقتدی ہر شخص بلا رفع یہین سڑا الفرائض میں مختصری دعاء مانگ کر مستون میں شفول ہو جائے۔

فیرو عصر کے بعد پیٹھنا اس شرط سے جائز ہے کہ اور اداء وادعیہ میں امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی رابطہ نہ رہے، نماز کے بعد کی دعاء میں اجتماعیت بدعت ہے، امام ہو یا مقتدی ہر شخص اپنے طور پر انفرادی سڑا بلا رفع یہین دعاء مانگے، فرض کے بعد کی دعاء میں رفع یہین نہیں، البته کبھی کبھا کسی خاص ضرورت سے کوئی دعا زمانہ نگنا چاہے تو رفع یہین کر سکتا ہے مگر دوسروں کے سامنے التراجمہ کر لے تاکہ کسی کو فرض کے بعد کی دعاء میں رفع یہین کے مسئلین ہونے کا شبہ نہ ہو۔

⑤ نوافل کے بعد انفرادی ہاتھ آٹھا کر طویل دعاء مستون ہے۔

٦ دعا ركّي لشيء اجتماعي بدعى بـ، البتة كسى دوسرے مقصد کے لئے اجتماعی ہو تو اس میں اجتماعی دعائجائز ہے۔ واللهم الہادی الی سبیل الرشاد وہو العاصم من المحتال فی الدین والبدع والضلال۔

٩ ربیع الاول سنبلہ

کلمۃ الجامع

حضرت اقدس فقیر العصر رحمہ برکاتہم کا معمول ہے کہ افقاء میں عصر حاضر و ماضی قریب کے لا ابر علامہ کے قول میں استدلال فہرست فرمائے، کتابیہ "الافت فالأفت" کے تحت فرمی ترین نسخہ و مسمی المعرفہ الحمام اللہ تعالیٰ کی تحقیقات ہے (سنوار فرمادہ ہیں) بعض توگ کہتے ہیں کہ فراپن کے بعد احمدی دعا و رکی باری میں

حضرت اقدس رحمہ برکاتہم کی تحقیقی لاکابر کی خلافیت۔

وں کا یہ خبیلہ سراسر باطل اور حقیقت ہے نہ لاؤ اپنیہت پرستی کے، دیسے توہین کے لزدہ کی غرض سے مسئلہ نظر ہجت سے متعلق حضرت فقیر العصر کی رسالت "ذرۃ الکلمات" کے ذریں آپ کی موافقت میں عصر حاضر و ماضی قریب کے لا ابر علامہ کی خیر لارجی پیش کی جاتی ہے، واللهم الہادی الی سبیل الرشاد (جامع)

١ قال الشیخ عبد الحق المحدث الھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ :

اماين دعا رکّي ائمہ مساجد بعد اسلام می کند و مقتدیان آئین آمین می گویند چنانچہ الان در دیار عرب بعلم متعارف است از عادۃ ہیغہ خدا علی التعلیم نبود و درین باب پیغمبر حضرت ثابت نشده (شرح سفر السعادة ص ۹)

٢ قال العلامہ عبد الحق الکنوی رحمہ اللہ تعالیٰ :

ی طریقہ جو نی زمانا مردی ہے کہ ان بعد اسلام کے ساتھ فرعین کے دھماں مگتبا ہے اور مقتدی آمین کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھا مجھہ الفتاوی ص ۱۶۱

٣ قال ایضاً :

ابن الصادقی جلد ١٠
باب صفة الصلة وما يتعلّق بها

لکن لہار اُرفی روایۃ انه صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان یرفع ہدیہ و میسحہما فی الدعاء الذی کان یہ عوابد الصلة ايضاً مام لا؟ (وبعد اسطر) وہذا صریح فی ان رفع الہدی لمریکن فی الدعاء الذی بعد الصلة الا انه لما ذب البیہ فی مطلق الدعاء استحبہ العلما ن فی خصوص هذی الدعاء ایضاً (السعایہ ص ۲۵۵ ج ۲)

٢) وقال العلامة المؤرشاہ الشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ :

نعم نحن کم بكونها بدعة اذا افضی الامر الى النکير على من تركها۔

(فیض البیاری ص ۱۷۳ ج ۲)

٥) وقال ایضاً :

واعلمون الادعیۃ. ھلذہ الھیئت الکذۃ لہو یثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و لہو یثبت عن رفع الہدی دین الصلوات فی الدعوات۔

(فیض البیاری ص ۱۷۴ ج ۲)

٦) وقال ایضاً :

شائعات السنۃ الکثیرۃ بعد الصلة الانصرافات الی البيوت بدون مکث الابقدار خروج الشام و کان فی الاذ کار کل امیر نفسه ولو یثبت شاکلة الیحاء فیہما کما هو معروف الان (فیض البیاری ص ۲۵۷ ج ۲)

٧) وقال ایضاً :

ولیعلمون الھیئت الاجتاجیۃ برفع الہدی المتعارفۃ فی العصر بعد المکتویۃ نازرة فی زمانہ علیہ السلام و ثبت بعد النافلۃ من الاستقاء و واقعہ فی بیت ام سلیم (العرف السنڈی ص ۹۵)

٨) وقال ایضاً :

واسدل بعض بحدیث الباب علی الدعاء بعد المکتویۃ بالھیئت المتعارفۃ فی اهل العصر و الحال انه لا یدل علیہ فانہ لیس فیہ ذکر انہم دعویجتین (العرف السنڈی ص ۹۵)

٩) وقال ایضاً :

اما الامور المحدثة من عقد صورۃ الجماعة للدعاء کجماعۃ القتاۃ والانکار

حسن الفتاوى جلد ١٠

باصفحة الصلوة وما يتعلق بها

على تاركها ونضبء اماماً ثم اشتهر به فيه وغير ذلك من قلة العلم وكثرة المكتوبات
والجاهل اماماً مفترط او مفترط (نفائس مرغوبه ص ٣٢)

(١٠) وقال العلامة محمد اعزاز على المفتى الاعظم بدارالعلوم ديوين:
تعلم ان المحققيين من علماء زماننا ما انكروا انكار استدلال على هذا
الاستقبال والدعى والاتهامة من قبل التلازم ما لا يلزم ولكونه على سبيل التدابع
وهذا من مجازة حدود الله تعالى (حاشية نور الايضا ٤٩ ص ١٩)

(١١) وقال المفتى الاعظم محمد شفيق رحمة الله تعالى:
اور سنت يحيى كفرض نماز كبعده كون اجتماعي بسيط نماذج جائزة بلکہ هر
شخص آزادانه طور پر سنتیں، نظیں، دعائیں، درود جس کام میں چاہے لگ جائے
اس کے خلاف ایکستقل شریعت اجتماعی بیست کی ایجاد کروالی (احکام دعا ص ١٥)

(١٢) وقال الشیخ البیذری رحمة الله تعالى:
وقد ذکر احیاناً عن حاجات خاصة لم تكن سنة مسقیة له صالح الله
علیه وسلم ولا لاصحاحاته رضی الله عنہم (معارف السنن ص ٢٢٣ ج ٢)

(١٣) وقال ايضاً:
قد راج في كثير من ابلاد المغاربة بالهيئة الاجتماعية رافعین ایدیکھم
بعد الصلاوة المكتوبة ولو بیست ذالک في عهد وصلی الله علیہ وسلم وبالاخضر
بالمواظیفة فهم ثبیت ادعیۃ کثیرۃ بالموات ز بعد المكتوبة ولكن بغیر رفع الایدی
ومن غیر هیئت اجتماعية رمیا الرفع (معارف السنن ص ٢٣ ج ٣)

(١٤) وقال ايضاً:
ويقول بعض اهل العصر من الحنفیة لما ثبت الى عامه بتلک الهيئة
في موضع ذیلیعدا الى ذیل المكتوبات ايضاً ويستدل الى ذالک بالعموم قال شیخنا
اول ان الاستجابة بالعموم ائمہ یعنی فيما لم یرد للخاص حکم على محددة،
نفس شیوه الرفع في الاعمار امر آخر ان الادعیۃ عنده صالح الله علیہ وسلم
ز اثر المكتوبات لم یثبت فيها الرفع (معارف السنن ص ٢٣ ج ٣)

(١٥) وقال المفتى الاعظم بینغله دیش نیض الله رحمة الله تعالى:

زبدۃ الکلامات

باب صفة بصلة وما يتعلق بها

حسن الفتاوى جلد ١٠

نعم : قراءة بعض الفاظ الاذکار وبعض الفاظ الادعیۃ بعد المكتوبات
ثابتة مسنونة يقیناً لكن على طور الانفراد بغير رفع الایدی لا على طور
الهيئة الاجتماعية رافعین الایدی (احکام الدعوات المروجة ص ٣٢)

(١٦) وقال ايضاً :

باید دانست که راویان کرام ہمہ اقوال و افعال و احوال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رالبغایت اهتمام و بہبادیت اعتنار روایت کرده اند حتی کہ آنچنان عبادات و اذکار
خفیہ را کم بیان نموده که در شب تاریک در آن درون خانہ منفرد ازو کے صلی اللہ علیہ وسلم
بعمل آمدہ بلکہ بعضی آن چنان حرکات نادرہ را ہم روایت نموده اند کہ آنہا عبادت
اند نہ طاعت، محض بطور اتفاق بحیثیت عادت ازو کے سرزنشہ مشلاً بسوئے
آسمان نگریستہ خندیدن و در حالت تفکر بسر عصاز میں را کندیدن و امثال آنہا کما
خفی علی من لہ مارستہ بكتب الاحادیث، پس چکونہ نہ تو اند یو د کہ عبادتے علائیہ برسر
نماعت ازو کے بعمل آید و یحی راوی آن را روایت نکند۔ این امر فقط بعید بیست بلکہ
ز قبل محل است پیشتر بدانند کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و نماز بخی بار در حمایت امام
وودہ اند اگر درین حدت طولیہ بعد نماز بکیار ہم باہمہ مقتدیان و دست برداشتہ مناجات کرده
اشد بدین بیست کذائیہ کہ درین زمان مرجح است ضرور راویان کرام آن را بہبادیت اهتمام
روایت کر دن کے وبرائے اثبات آنکہ بقیہ اس بھرگز احتیاج تداشته کے لیکن دریح حدیث
یحیج یا ضعیف بلکہ در حدیث موضع ہم بدین بیست کذائیہ اجتماعیہ موجودہ مناجات کردن
زو کے صلی اللہ علیہ وسلم نیامدہ بلکہ از صحابی وتابعین واممہ مجتہدین ہم این چنین مناجات
صلام ابتد نشده۔ باوجود رائی نقل بنحو دن یقیناً دلیل عدم شریعت است۔
(احکام الدعوات المروجة ص ٣٢)

(١٧) وقال العلامة ابو القاسم رحمة الله تعالى:

الغرض فرض نماز کے سلام کے بعد تمام اور اس کے مقتدیوں کا مسل کر سکا نہیں
رکعت سیئة ہے (عماد الدین ص ٣٩ مطبوعہ لا جور)

(١٨) وقال العلامة منظور احمد النعائی مدد ظلم:

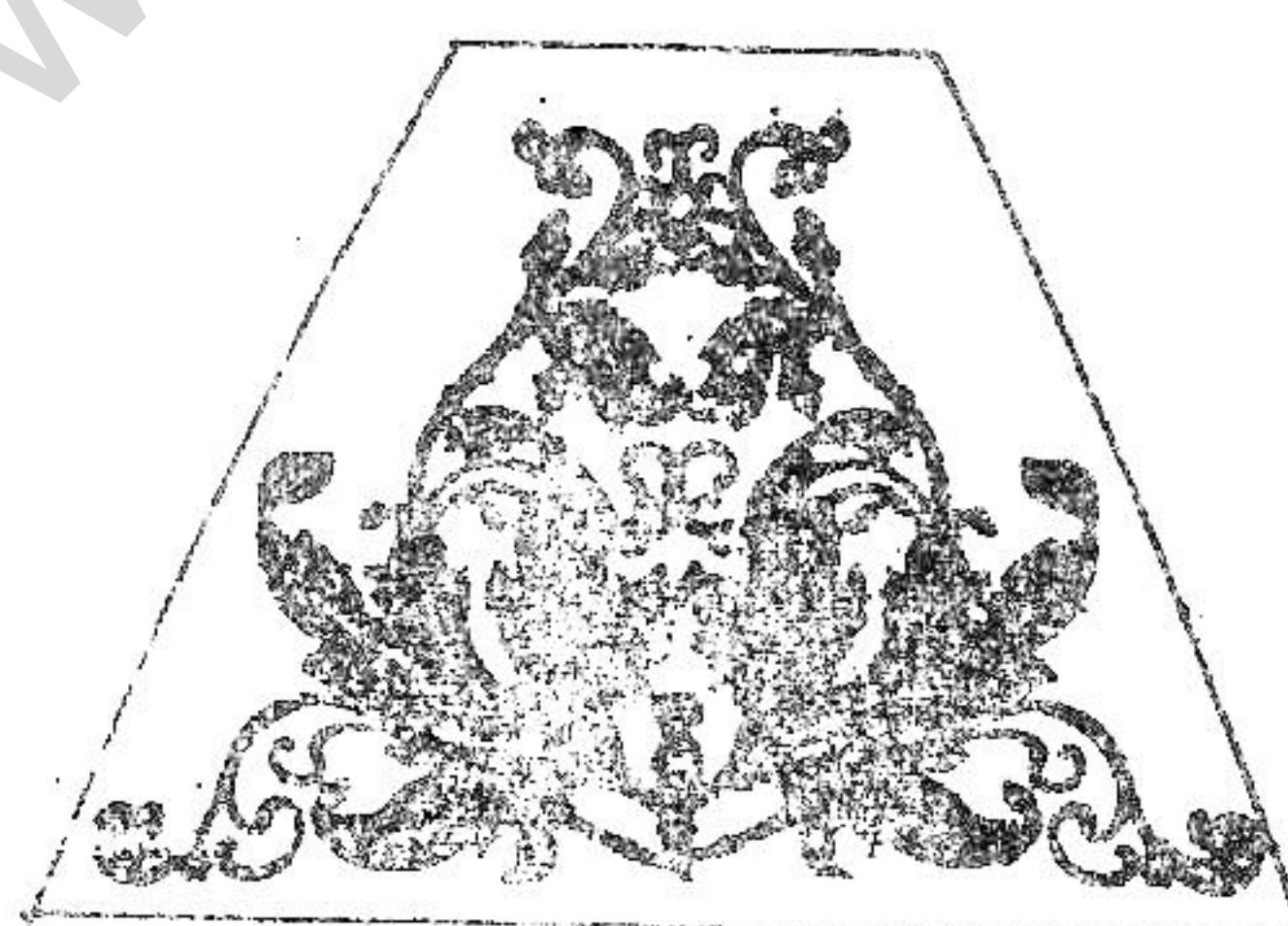
سلام کے بعد ذکر و دعا کے بارے میں بحودیثیں اور ہر منکر ہوئیں ان سے یہ تو

معلوم ہو چکا کہ نماز کے خاتمه پر یعنی سلام کے بعد ذکر و دعا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علاًجی ثابت ہے اور تعلیماً بھی اور اس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے، لیکن یہ جو رواج ہے کہ سلام پھر نے کے بعد دعا میں بھی مقتدی نمازی کی طرح امام کے پابند رہتے ہیں حتیٰ کہ اگر کسی کو جلد کی جانے کی ضرورت ہوتی بھی امام سے پہلے اس کا اٹھ جانا بُرا سمجھا جاتا ہے، یہ بالکل بے اصل ہے بلکہ قابل اصلاح ہے، امام اقتدار کا رابطہ سلام پھر نے پر ختم ہو جاتا ہے۔

الفرقان لکھنؤ جلد ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ شمارہ ۲۷ ص ۷

۱۹. وقال ايضاً :

یہ جو رواج ہے کہ سلام پھر نے کے بعد دعا، میں بھی مقتدی نمازی کی طرح امام کے پابند رہتے ہیں، حتیٰ کہ اگر کسی کو جلد کی جانے کی ضرورت ہوتی بھی امام سے پہلے اس کا اٹھ جانا بُرا سمجھا جاتا ہے، یہ بالکل بے اصل ہے بلکہ قابل اصلاح ہے، امام اور اقتدار کا رابطہ سلام پھر نے پر ختم ہو جاتا ہے، اس لئے سلام کے بعد دعا، میں امام کی اقتدار اور پابندی ضروری نہیں، چاہے تو شخص دعا کر کے امام سے پہلے اٹھ جائے اور چاہے تو اپنے ذوق کے مطابق دیر تک دعا کر تاہے (معارف الحدیث ص ۲۲۳ ج ۲)



فہرست موالع و رسائل

فقیر العصر رضی اللہ عنہ عظیم حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

نو ر شید (حالات و ارشادات)	چشم آزادی	شانہ بہار
تبغیث و شرعی حیثیت اور حدود	لیڈی کا زہر	پردہ شرعی
تبیغ جمعت و رقائق کروڑ کا ثواب	منکرات محرم	حریقتہ مسح و تجنم
رحمت و رحمت میں ہے کا نسخہ اکثر	باب العبر	سیاسی فتنے
مسلم جہاد کے بغیر تکمیل تبیغ ممکن نہیں	اللہ کے باغی مسلمان	شدی مبارک
علم کے مطابق عمل کیوں نہیں ہوتا؟	ہر پریشانی کا اعلان	رمضان و محبت
بد عات مرفوجہ اور رسول باطلہ	شرعی پرودہ	سیاست اسلامیہ
سود خور سے اللہ اور رسول ﷺ کا اعلان جنگ	امیان کی کسوٹی	مسجد غصت
مودودی صاحب اور تحریب اسلام	زندگی کا گوشوارہ	ربيع الاول میں جوش محبت
مرض و موت واللگام شرعیہ اور رسول باطلہ	صراط مستقیم	وقت کی قیمت
تعلیم و تبلیغ اور جہاد کیلئے کثرت ذکر کی ضرورت	مراقبہ موت	مسد خوابیدہ
ایمان تعالیٰ فی سبیل اللہ اور تبلیغ لازم و ملزم	جامعۃ الرشید	مارس کی ترقی کاراز
رحمت کے مطابق تقسیم و راثت کی اہمیت	قریانی کی حقیقت	چند کے مراد طریقے
قرآن کے خلاف کمپیوٹری سازش	گھستان ول	استقامت
لشکر محمدی طالبان کے لئے مہشرافت	محبت الہیہ	آپ بھی
القول الصواب فی تحقیق مسئلہ المجبوب	دینداری کے نقاشے	غیبت پر عذاب
تماروں کے بعد دعاء مصافحہ و معافیہ	تماروں کے بعد دعاء	ذکری فرق
تفہم انکار حدیث بھیز کی صورت میں بھیزیا	حقیقت شیعہ	مسلم پسروں اور توکل عیماں پسند مسلم
بعض ضروری مسائل حج		

کتابوں اور کیسٹوں کی مکمل فہرست کتاب گھر سے حاصل کریں

منی آرڈر یا ذرا فٹ کے ذریعہ کتب منگوانے کا پتا

کتاب گھر السادات سینہ بالمقابل دارالافتاء والارشاد۔ ناظم آباد۔ کراچی

فون نمبر 6683301، فیکس نمبر 021-6623814

اکاؤنٹ نمبر 1829-89، جیب بینک لمیڈ ایمڈ اسکواہر برائج کراچی